پس حق ... عقلمند لوگ فرمایا ہے اور انہی کی تعریف جبرئیل کی زبانی اس طرح کی ہے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱۹۱) جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے بیٹھے، اور لیٹے اور
غور کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں (تو اونکے غور وفکر کے نتیجہ میں اونکے دلوں میں یہی آتا
ہے اور وہ یہی کہہ اُٹھتے ہیں) اے ہمارے پروردگار نہیں پیدا کیا ہے تونے یہ سب بے کار پاک ہے تو ہر
عیب سے پس بچا ہمکو آگ کے عذاب سے ۔ فرمان حق تعالیٰ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے بیٹھے اور
لیٹے کی تفسیر میں اکثر مفسرین کے بیان سے یہی ثابت ہے کہ اس سے دوام ذکر حق تعالیٰ مراد ہے اور یہی بیان
حضرت مہدی موعود مراد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کے مطابق ہے کہ آنحضرتؑ نے فرائض متعلقہ بولایت
محمدی میں ذکر دوام کو منجملہ چھ اصول کے تیسرے درجہ میں شمار فرمایا ہے چنانچہ نقل شریف ہے حضرت میراں علیہ
السلام نے فرمایا اصولِ دین چھ ہیں (۱) ترکِ دنیا (۲) طلبِ دیدار خدا تعالیٰ (۳) ذکر دوام حق تعالیٰ (۴) عزلت
از خلق (۵) توکل تمام بر خدا تعالیٰ (۶) منکرِ مہدی کو کافر جاننا (نقلیات بندگی میاں سید عالمؒ) نیز اس آیت
کریمہ کے متعلق یہ نقل شریف شواہد الولایت میں ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت، اولوا الالباب
الذین تا آخر کے بیان میں فرمایا حکم خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمد یہ آیت تیرے گروہ کی شان میں ہے پھر آپ
نے فرمایا کہ جیسا کہ مہتر موسیٰؑ کی قوم کا خطاب یہود اور مہتر عیسیٰؑ کی قوم کا خطاب نصاریٰ اور اُمت محمد
مصطفےٰ صلعم کا خطاب مسلمان ہے ہمارے گروہ کا خطاب اولوا الالباب ہے (شواہد الولایت باب ۲۱) اور یہ
اللہ کے قائل ہونیوالے اللہ کے پیغمبروں خلیفوں کو بھی مانتے ہیں لہذا اونکی خبر دی ہوئی ہر چیز پر ایمان لاتے
ہیں آخرت پر اور جنت و دوزخ پر بھی ان کا ایمان ہوتا ہے پس عزت جنت کو پانے میں اور ذلت و رسوائی آگ
میں ڈالے جانے ہی میں جانتے ہیں اور اس امر کا اعتراف کرتے ہیں رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
اَخْزَیْتَہٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (۱۹۲) اے ہمارے پروردگار جسے تونے آگ میں ڈالا بتحقیق اوسے